وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلائے اور اچھے
کام کرے اور کہے کہ میں بھی (اللہ کے) فرمانبرداروں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد

فی

شرح العقائد

اصل رسالہ اعتقادیہ

اثر خامہ حقیقت رقم

حضرت صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین جناب
شیخ ابو جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم رسالہ

فاضل محقق مولانا سید منظور حسین بخاری مرحوم

شارح رسالہ

صدر المحققین سلطان المتکلمین سرکار علامہ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مجتہد العصر والزمان دام ظلہ

ناشر منیجر مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹۔بی سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک بی سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

کتاب مستطاب

احسن الفوائد فی شرح العقائد

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر مذاہب اسلام کے مقابلہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے ہر قسم کے شبہات کو عقل و نقل اور علوم قدیمہ و جدیدہ کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمہ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ دام ظلہ العالی پرنسپل

۲۹۲ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ثنائی پریس بلاک نمبر ۱ سرگودھا

فون 7/1864

إن حبهم إيمان وبغضهم كفر وإن أمرهم أمر الله ونهيهم نهي الله وطاعتهم طاعة الله ومعصيتهم معصية الله ووليهم ولي الله وعدوهم عدو الله و نعتقد أن الأرض لا تخلو من حجة لله على خلقه إما ظاهراً أو خائفاً

کہ ان کی محبت عین ایمان اور ان سے عداوت محض کفر ہے ان کا حکم خدا کا حکم، ان کی نہی خدا کی نہی ہے ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ ان کا دوست خدا کا دوست اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ زمین کسی ایسے شخص سے خالی نہیں رہ سکتی۔ جو مخلوق پر حجت خدا ہو۔ خواہ وہ ظاہر و مشہور ہو یا مخفی و مستور۔

جائے گا۔ کھانے والا اسے انگور ہی محسوس کرے گا۔ مگر جادوگر کنکری کو انگور بنا کر دکھا تو سکتا ہے مگر وہ اسے کھلا نہیں سکتا۔ وہ کنکری کنکری ہی رہے گی۔ حضرت موسیٰؑ نے جب پتھر سے پانی جاری کیا تھا تو حقیقتاً تمام قوم نے سیر ہو کر پانی پیا تھا۔ جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت ذوالعشیرہ میں تھوڑے سے کھانے کو بطور اعجاز جب حاضرین کے سامنے پیش کیا تھا۔ تو سب نے سیر ہو کر کھایا تھا مگر جادو میں ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ جادو کا اثر فقط نگاہ پر ہوتا ہے۔ اصل حقیقت شے پر نہیں ہوتا۔

فرق پنجم معجزہ ہمیشہ اخیار و ابرار لوگوں کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ بھی مقربین بارگاہ ہوتے ہیں مگر جادو کا اثر فساق و فجار اور اشرار کے ہاتھوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ و بینھما بون بعید۔

نبی و رسول میں کیا فرق ہے؟ نبی و رسول کے لغوی معانی میں تو کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ مگر ان کے اصطلاحی معنوں میں بالکل فرق ہے۔ اب وہ فرق کیا ہے؟

اس سلسلہ میں متعدد فرق بیان کئے گئے ہیں۔ عام طور پر کتب کلامیہ میں مشہور یہ ہے کہ نبی اس برگزیدۂ خدا بندے کو کہا جاتا ہے۔ جو منجانب اللہ ارشاد و تبلیغ کے عہدہ پر مامور ہو اگرچہ کوئی نئی شریعت و کتاب نہ رکھتا ہو۔ بلکہ کسی اور صاحب شریعت کی شریعت کا مبلغ ہو۔ اور رسول اس برگزیدہ خدا بندے کو کہا جاتا ہے۔ جو منجانب اللہ عہدۂ پیغمبری پر فائز ہو اور مستقل شریعت و کتاب بھی رکھتا ہو۔ اس طرح ان کے درمیان باصطلاح اہل منطق عام خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر رسول نبی ضرور ہوتا ہے مگر ہر نبی کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ رسول بھی ہو (اوائل المقالات وغیرہ) مگر جو کچھ احادیث اہل بیت نبوی سے مستفاد ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ نبی وہ ہے جو خواب میں فرشتہ کو دیکھتا ہے اور آواز کو سنتا ہے مگر عالم بیداری میں بحالت وحی اس کو نہیں دیکھتا۔ اور رسول وہ ہے جو خواب میں فرشتہ کو دیکھتا ہے آواز کو بھی

مقصوراً و نعتقد ان حجة الله في ارضه و خليفته في عباده في زماننا هذا هو القائم المنتظر محمد ابن الحسن بن علي بن محمد بن علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب عليهم السلام وانه

ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں، کہ اس وقت زمین میں حجت خدا اور اس زمانہ میں بندوں پر خلیفۂ خدا حضرت قائم منتظر محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔ یہی وہ بزرگوار ہیں۔

متعدد احادیث اصول کافی وغیرہ کتب معتبرہ میں مذکور ہیں۔

انبیاء کی تعداد کتنی ہے؟

انبیاء کی تعداد کے سلسلہ میں اخبار و آثار میں قدرے اختلاف ہے اس لئے اس سلسلہ میں اگرچہ حتمی و یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے۔ مگر مشہور بین الفریقین یہی ہے کہ ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ جس طرح متن رسالہ میں مذکور ہے۔ ان میں ایک سو تیرہ حضرات رسول ہیں۔ اور پانچ اولی العزم اور باقی صرف نبی ہیں۔ قرآن مجید میں بالصراحت بعض نام بنام تو فقط چھبیس تقریباً ستائیس کا تذکرہ موجود ہے۔ جن کی نبوت مسلم ہے۔ باقی کے متعلق قرآن اجمالاً اتنا بیان کرکے خاموش ہو جاتا ہے کہ منهم من قصصنا عليك ومنهم من لم نقصص عليك (سورہ مومن پ ۲۴) یعنی بعض انبیاء کا تذکرہ ہم نے کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔ اسی طرح قرآن مجید میں کئی مقامات پر وارد ہے۔ کہ خدا کی رشد و ہدایت اور سلسلۂ انبیاء کا اجراء کسی خاص قوم و ملک کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ بلکہ تمام اقوام اور ممالک اس سرچشمۂ فیض سے مستفیض ہوتے رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ ولكل امة رسول (سورہ یونس پ ۱۱) ہر ایک قوم کے لئے رسول ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے ولقد بعثنا في كل امة رسولاً (سورہ نحل پ ۱۴) ہم نے ہر قوم کی طرف رسول بھیجا۔ ایک اور جگہ وارد ہے وان من امة الا خلا فيها نذير (سورہ فاطر پ ۲۲) کوئی ایسی قوم نہیں جس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو۔ ایک اور مقام پر یوں مرقوم ہے وكم ارسلنا من نبي في الاولين (سورہ زخرف پ ۲۵) ہم نے پہلی قوموں میں کتنے ہی پیغمبر بھیجے۔ ایک اور جگہ فرمایا ولكل قوم هاد (سورہ رعد پ ۱۳) ہر قوم کے لئے ہادی آیا۔ ان آیات مبارکہ سے اس منصب جلیل کے عہدہ داروں کی کثرت کا اجمالی علم تو ہو جاتا ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آنحضرتؐ سے پہلے تمام بڑے بڑے ممالک و اقوام میں نبی مبعوث ہو چکے تھے۔ اسی بنا پر

هو الذي اخبر به النبي عن الله عز وجل باسمه ونسبه انه هو الذي يملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وانه هو الذي يظهره الله على الدين كله ولو كره المشركون وانه هو الذي يفتح الله على يديه

جن کے نام و نسب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی۔ آپ ہی دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے۔ جس طرح کہ وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ آپ ہی وہ مقدس ہستی ہیں جن کے ذریعے سے خداوند عالم اپنے دین کو تمام ادیانِ عالم پر غالب فرمائے گا۔ اگرچہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں۔ خداوند عالم آنجنابؑ کے ہاتھ پر مشرق و مغرب تک تمام روئے زمین کو فتح کر دے گا۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ ہندوستان کے کرشن اور چین یا ایران کے زرتشت بلکہ بعض نے بدھ تک کو پیغمبر کہا ہے اگرچہ امکانی طور پر اس میں کلام نہیں، لیکن یقین کے ساتھ تعیین نہیں کی جا سکتی کیونکہ ایسے امور میں یقین کا ذریعہ وحی ہے اور وہ اس تشخیص و تعیین سے خاموش ہے (سیرۃ النبیؐ) اور تفصیل میں اگرچہ فی الجملہ اختلاف ہے۔ جیسا کہ اوپر اشارہ ہو چکا ہے۔ مگر مشہور و منصور یہی نظریہ ہے جو متن رسالہ میں مذکور ہے کہ ان کی مجموعی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں پانچ بزرگوار اولوالعزم ہیں۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض۔ (سورۃ بقرہ پ ۳)

اولوالعزم کا مطلب کیا ہے؟

اس امر کے بارے میں جو کچھ احادیث معصومین علیہم السلام سے مستفاد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اولوالعزم سے مراد وہ بزرگوار ہیں جو شریعت مستقلہ کے حامل تھے نیز ان میں سے ہر لاحق کی شریعت سابق کی شریعت کی ناسخ تھی۔ اور وہ اپنی قوم میں صاحبِ عزیمت و استقامت اور اس سلسلہ میں مصائب و شدائد برداشت کرنے میں بہت زیادہ متحمل مزاج اور بلند حوصلہ تھے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور سرکار خاتم الانبیاء علیہ وعلی آلہ افضل التحیۃ والثناء۔ فشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ لا تنسخ الی یوم القیامۃ ولا نبی بعدہ الی یوم القیامۃ فمن ادعی بعد نبینا او اتی بعد القرآن بکتاب فدمہ مباح لکل من سمع ذلک منہ (حل القرآنی ج ۱ ص ۱۱)

افضلیت رسول خدا بر جمیع انبیاء

جناب سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام انبیاء و مرسلین بلکہ تمام کائنات عالم پر افضلیت و اشرفیت امت اسلامیہ کا مسلّم مسئلہ ہے۔ مسلمان اس عقیدہ کے اثبات کے سلسلہ میں دیگر اسباب عقل و مذہب